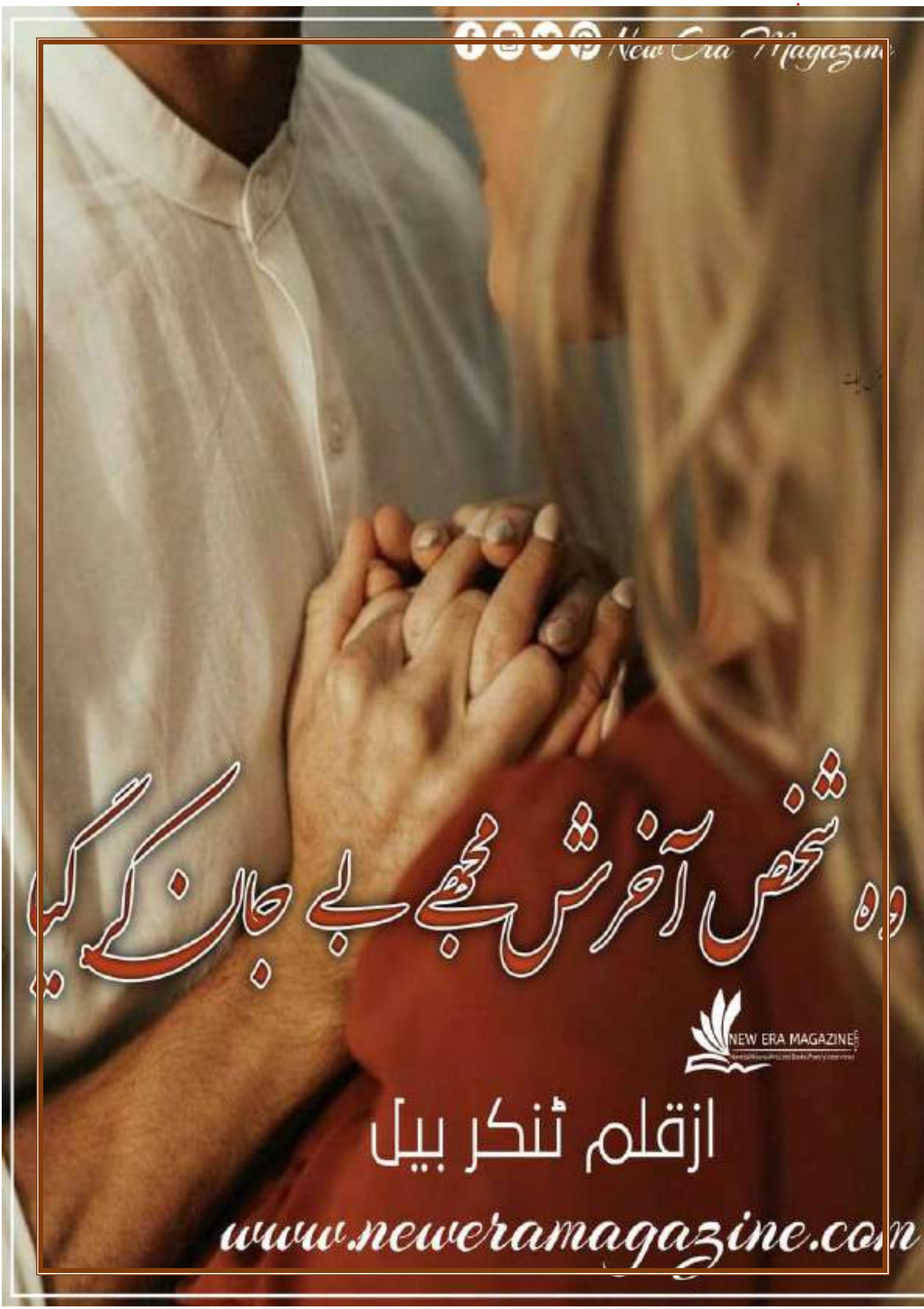
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

'پر افسوس وہ گولی بھی اس گدھے کا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔'

ICU سے باہر آتے ہوئے ڈاکٹر کی تپتی آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ایک ڈاکٹر نے پائیز کو گردن سے دبوچا ہوا تھا اور پائیز صاحب آنکھوں میں شرارت سموئے،ڈھیٹوں کی طرح مسکرائے جا رہے تھے، جبکہ دوسرا ڈاکٹر ہنستے ہوئے باہر نکل رہا تھا۔

'یار مجتبیٰ یہ کیا نمونہ ہے تمہارا لخت جگر۔'دوسرے ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ طائل غازیان تھے۔مجتبی غازیان کے سب سے چھوٹے بھائی اور عریش کے والد۔

'پاپا یہ سب۔۔۔'شارق نے بات آدھی ہی چھوڑ دی۔

'کچھ نہیں ہوا اس گدھے کو ٹھیک ٹھاک ہے۔'پہلے ڈاکٹر یعنی کہ سہیر غازیان نے پائیز کو ہلکا سا دھکا دیتے ہوئے کہا۔

'پائیز! ایسا کون کرتا ہے؟ جان نکال دی تھی ہم سب کی۔'دائم نے آگے بڑھ کر پائیز کو گلے لگایا۔

'منحوس انسان یہ سب کیا تھا۔ زرا بھی اندازہ ہے کس قدر پریشان کیا ہے تم نے؟'ہمیشہ سے سیز فائر کروانے والا آج خود فائر بنا سنائے جا رہا تھا۔ جبکہ جس کو سنانی چاہیے تھی وہ بالکل خاموش تھا۔

مجتبیٰ غازیان پائیز کی طرف آئے اور بنا کچھ کہے گلے لگا لیا۔ آج پہلی بار ان کے یوں گلے لگانے پر پائیز کی نظریں شرمندگی سے جھک گئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ دل پر ایک انجانا سا بوجھ آپڑا۔ کیونکہ آج سے پہلے پائیز نے کبھی بھی انھیں اتنا شکست خوردہ نہیں دیکھا تھا۔

'آئی ایم سوری ڈیڈی۔' پائیز نے سرگوشی میں کہا۔

مجتبیٰ غازیان اس کا کندھے تھپک کر پیچھے ہو گئے۔ پائیز نے عریش کی طرف دیکھا جو اسے اس طرح اگنور کر رہا تھا جیسے وہ یہاں ہے ہی نہیں۔ یہ دیکھ کر پائیز کہ چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

'اووووہ۔۔۔ تو مجھے اگنور کیا جا رہا ہے۔'

کوئی جواب نہ پا کر پائیز نے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

'مسٹر پائیز مجتبیٰ کیا آپ بتانا پسند کریں گے، یہ سب کیا تھا؟' شارق نے دانت پیستے ہوئے کہا، ورنہ بس نہیں چل رہا تھا کہ پائیز کا گلا دبا دے۔

'یار تانی کو تو سرپرائز دے دیتے، لیکن باقی سب کو بھی تو دینا تھا نا۔ بس اسی لیے تم دونوں کو اندر بھیج کر میں نے بلٹ پروف جیکٹ پہن لی اور ساتھ ہی بلڈ بیگ بھی لگا لیا۔ پھر جو ہوا وہ سب میرا اپلین تھا۔'

پائیز نے فخر سے اپنا کارنامہ بیان کیا، تب ہی گردن پر پڑنے والے ہاتھ نے اسے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

'اور گدھا ایکٹ تو ایسے کر رہا تھا جیسے سچ مچ کی گولی لگی ہے۔' طائل غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔

'میری روٹھی محبوبہ، دیکھ مجھے منانا نہیں آتا پلیز مان جانا یارررر۔۔' جب عریش کا اگنور کرنا برداشت نہ ہوا تو پائیز بول پڑا۔

عریش نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پائیز کو دیکھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا اور پائیز ۔وہ اپنی جگہ حیران رہ گیا۔

یہ پہلی بار ہوا تھا کہ عریش بنا کچھ کہے یوں ہی چلا گیا تھا۔ورنہ ہر بار تنگ کرنے پر وہ بہت شور مچاتا تھا۔

پائیز ایک لمحہ بھی ضائع کیے بنا جلدی سے عریش کے پیچھے بھاگا۔

'عریش۔۔۔یار رک میری بات تو سن۔۔۔'پائیز بھاگتے ہوئے اسے آواز بھی دے رہا تھا۔بل آخر پارکنگ میں پائیز نے اسے پکڑ لیا لیکن عریش نے پائیز کا ہاتھ جھٹک دیا۔

'خبر دار پائیز مجتبیٰ!'عریش دھاڑا۔

'تم خود کو سمجھتے کیا ہو؟ تمھیں زرا بھی اندازہ ہے ہم سب پر کیا گزر رہی تھی؟اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو ہم سب کا بنتا۔ایک دفعہ بھی نہیں سوچا اس سب کا تانی پر کیا اثر ہو گا؟؟لیکن نہیں مسٹر پائیز یہ سب کیوں کر سوچیں گے۔ان کے نزدیک ان کا یہ سو کالڈ سرپرائز ہم سب کے جذبات سے زیادہ قیمتی ہے۔'

زندگی میں پہلی بار عریش یوں چلا رہا تھا۔وجہ وہ تکلیف تھی جو اسے اپنے سے ملی تھی، اور اپنوں سے ملا درد انسان کو روح تک گھائل کر دیتا ہے۔کیونکہ وہ اپنے،انسان کی کمزوریوں سے واقف ہوتے ہیں اور موقع ملنے پر اسی جگہ وار کرتے ہیں جہاں تکلیف

سب سے زیادہ ہو۔ یہ درد یہ تکلیف کبھی صرف وقتی اذیت دیتی ہے تو کبھی عمر بھر کا روگ دے جاتی ہے۔ یوں کہ اس کے چنگل سے نکلنا برہنہ پیر دھکتے کوئلوں چلنے کے مترادف ہوتا ہے۔ انسان تڑپتا رہتا ہے لیکن اذیت کم نہیں ہوتی۔۔۔

'اچھا بس نا اب بچے کی جان لو گے کیا۔' پائیز نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تو عریش روتے ہوئے پائیز کے گلے لگ گیا۔

'مم میں بہت ڈر گیا تھا۔ مم میری گن سے تجھے گولی لگی تھی۔ اگر خدانخواستہ تمھیں کچھ ہو جاتا تو میرا کیا بنتا۔' عریش نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

'مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔' پائیز نے آہستہ سے کہا۔ آج اس کی لاپرواہی والی عادت نے اسے کہاں لا کھڑا کیا تھا۔ وہ پائیز مجتبیٰ جس نے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی تھی، آج عریش کے ری ایکشن نے اسے بے چین کر دیا تھا۔

'پرامس کرو آئندہ ایسا نہیں کرو گے۔' عریش نے روتے ہوئے کہا۔

'پرامس۔' پائیز کا دل دُکھا تھا عریش کو یوں دیکھ کر۔

'واہ واہ۔ لگے رہو تم دونوں آپس میں۔' شارق کی جلی بھنی آواز پر دونوں ہنستے ہوئے

الگ ہوئے۔

'یار کیا ہو گیا ہے۔' پائیز کے لیے دونوں کا رویہ سمجھ سے باہر تھا۔ جہاں ہمیشہ سے کول ڈاؤن رہنے والا تپا ہوا تھا تو وہیں ہر وقت چڑنے والا اب خاموش سا تھا۔

'یہ سوال اگر تم خود سے پوچھو تو بہتر ہو گا۔' شارق نے منہ بُھلاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ پائیز کچھ کہتا، اُس کا موبائل بجنے لگا۔

Yes Paiez Mujtaba speaking

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا جس کے جواب میں پائیز نے تھوڑی دیر تک آنے کا کہہ کر فون رکھ دیا۔ تب ہی مجتبیٰ غازیان اور باقی سب ان کی طرف آتے دکھائی دیے۔

'جلدی کریں وقت نہیں ہے، کیک بھی لیتے ہوئے جانا ہے۔' پائیز یہ کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

'بھائی آپی کو کال کر کہ ریڈی رہنے کا کہہ دیں۔ چاچو آپ مِنہا چچی (عریش کی والدہ) اور اسمارہ خالہ (شارق کی والدہ جو پائیز کی خالہ بھی تھیں) کو لے کر ویلہ پہنچیں۔'

دائم نے سر ہلاتے ہوئے اقراء کو کال کی اور ساری صورتحال بتا کر تیار رہنے کا کہا۔ جبکہ

مجتبی غازیان، طائل غازیان اور سہیر غازیان گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

دائم باقی سب کو لے کر بیکری چلا گیا۔ وہاں سے کیک اور ڈیکوریشن کا کچھ سامان خرید کر وہ غازیان ویلہ روانہ ہو گئے۔

پانچ منٹ کم بارہ پر سب پہنچ گئے۔ پائیز آتے ہی غزالہ بیگم کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ باقی سب ڈیکوریشن کرنے گارڈن کی طرف بڑھ گئے۔

'میرا بیٹا!' غزالہ بیگم روتے ہوئے پائیز سے لپٹ گئیں۔

'ایسا کون کرتا ہے پائیز۔' منہا چچی نے روتے ہوئے شکوہ کیا۔

'تمہیں پتا ہے ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے-' اسمارہ خالہ نے بھی روتے ہوئے پائیز کا سر چوما۔

'آئی ایم سوری۔' پائیز کا مزاق اسے کافی مہنگا پڑا تھا۔

'دوبارہ اگر ایسی کوئی حرکت کی نہ تو دماغ درست کر دوں گی تمھارا۔' اقراء نے پائیز کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

جواب میں وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔

'تانی کہاہے۔' پائیز نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے مطابق بارہ بجنے میں اب صرف دو منٹ رہتے تھے۔

'اپنے کمرے میں ہے۔'

'ٹھیک ہے میں اسے لے کر آتا ہوں آپ سب ریڈی رہیں۔' پائیز کہتے ہوئے تانیہ کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

پائیز نے ہلکے سے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔ کوئی جواب نہ ملنے پر وہ خاموشی سے اندر چلا گیا۔ تانیہ جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی تھی۔ پائیز بنا کوئی آواز پیدا کیے تانیہ کے پاس بیٹھ گیا۔ تانیہ کی پلکیں گیلی تھیں، جس کا مطلب وہ روتے ہوئے سوئی تھی۔

پائیز کو افسوس ہوا۔ اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے جس پر بارہ بج چکے تھے پائیز نے مسکراتے ہوئے کان میں کہا۔

Happy Birthday My Sweet Princess

تانیہ نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر غائب دماغی سے پائیز کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

'پائیز بھائی۔ 'تانی نے پائیز کے چہرے کو ہاتھ لگ کر تصدیق کرنی چاہی۔

'جی میری جان میں ہی ہوں۔' پائیز نے تانیہ کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا تو وہ روتے ہوئے پائیز کے گلے لگ گئی۔

'بھائی آپ ٹھیک ہیں نا آپ کو کچھ ہوا تو نہیں، میں بہت ڈر گئی تھی بھائی۔ میں نے آپ کو بہت مس کیا۔ میری پچھلی تین برتھڈے پر بھی آپ نہیں آئے تھے۔' تانیہ روتے ہوئے مسلسل بولے جارہی تھی جبکہ پائیز اسے تھپکتے ہوئے سارے شکوے سُن رہا تھا۔

'اب میں آگیا ہوں نا، اپنی جان کی ساری شکایتیں دور کردوں گا۔ اب آؤ باہر سب ویٹ کر رہے ہیں۔' تانیہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے پائیز اُسے باہر لے آیا۔

'سرپرائز۔۔۔ ہیپی برتھڈے تانیہ۔'

ان کے باہر آنے پر سب نے ایک ساتھ وش کی۔ تانی نم آنکھوں سے مسکرادی۔ غزالہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا۔ اسارہ بیگم اور منہا بیگم نے بھی تانی کو پیار کرتے ہوئے دُعا دی۔

'ہم سے بھی مل لو بیٹا جی ہم بھی آئے ہیں۔' طائل غازیان نے تانی کو چھیڑتے ہوئے کہا

تو وہ ہنستی ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

'اللہ میری گڑیا کو بہت ساری کامیابیوں سے نوازے۔'

'ہیپی برتھڈے پرنسس۔'سہیر غازیان نے بھی پیار کرتے ہوئے وش کی۔

'تھینک یوں چاچو۔'تانی مسکراتے ہوئے مجتبی غازیان کے پاس چلی گئی۔

'کتنی جلدی بڑی ہوگئی میری گڑیا۔'مجتبی غازیان نے تانی کو پُر شفقت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

'چلو کیوٹی،اب کیک کٹ کرتے ہیں۔'شارق یہ کہتے ہوئے تانیہ کو کیک کی طرف لے گیا۔خوشیوں بھرے ماحول میں تانیہ کی برتھڈے سیلبرٹ ہوئی۔کیک کٹنے کے بعد سب بڑے اندر جبکہ اقراء،دائم،شارق،عریش،پائیز اور تانیہ سب وہیں گارڈن میں رُک گئے۔

'عیش میرا گفٹ۔'تانیہ نے عریش کے آگے اپنا ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔

'عیش کی کوئین آپ کا گفٹ آپ کو صبح مل جائے گا اور ابھی کے لیے یہ رکھو۔'عریش تانیہ کے ہاتھ پر چاکلیٹ اور خوبصورت سا لال گلاب رکھتے ہوئے پیار سے بولا۔

'صبح کب؟ مجھے ابھی چاہیئے۔ کہیں آپ بھول تو نہیں گئے۔'تانی نے منہ بسورتے ہوئے روٹھے لہجے میں کہا۔

'کیا میں بھول سکتا ہوں۔'بھنویں اچکا کر پوچھا گیا۔

تانیہ بچپن سے ہی پائیزاور دائم کے بعد سب سے زیادہ عریش سے مانوس تھی۔ عریش کو بھی تانیہ بہت عزیز تھی کیونکہ اسے بھی تانیہ کے روپ میں ایک چھوٹی سی گڑیا مل گئی تھی۔ عریش تانیہ کی ہر چیز کا خیال رکھتا تھا تو چار سال کی عمر میں تانیہ نے سب سے پہلا نام بھی عیش یعنی عریش کا ہی لیا تھا۔ تانیہ ہر بار سب سے پہلا گفٹ عریش سے ہی لیتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'تانی بچے اس کو چھوڑو اور آپ مجھ سے اپنا گفٹ لو۔'شارق نے کہہ کر ایک بڑا سا ڈبہ تانیہ کی طرف بڑھایا۔

'اتنا بڑا گفٹ! اس میں کیا ہے۔'وہ آنکھوں میں چمک لیے گفٹ کھولتے ہوئے بولی۔

وہ سفید رنگ کا ایک بڑا سا بھالو تھا۔ جو کچھ مہینے پہلے تانی نے آن لائن دیکھا تھا لیکن خرید نہیں سکی تھی۔ کیونکہ وہ لمیٹڈ سٹاک تھا۔

'بھائی یہ تو!'

'جی بالکل یہ وہی ہے۔ کیاایسا ہو سکتا ہے کہ میری گڑیا کو کوئی چیز پسند آئے اور وہ لے نہ سکے؟'شارق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'تھینک یوں نہیں بولوں گی۔'تانیہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

'میں سنوں گا بھی نہیں۔'شارق نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

تانیہ صرف مجتبیٰ غازیان کی ہی نہیں بلکہ پورے خاندان کی اکلوتی اور چہیتی تھی کیوں کہ غازیان خاندان میں صرف لڑکے ہی لڑکے تھے۔ طائل غازیان کے دو بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا عثمان جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ دوبئی میں ہوتا تھا اور دوسرا تھا عریش۔ سہیر غازیان کا ایک ہی بیٹا تھا شارق۔ اسی وجہ سے تانیہ خاندان میں اکلوتی لڑکی ہونے کی وجہ سے سب کو بہت عزیز تھی۔

'دائم بھائی، آپی میرا گفٹ!'بھالو کو گود میں بیٹھا کر تانیہ نے اپنا رُخ اقراء اور دائم کی طرف کیا۔

'یہ لو میری جان۔'دائم نے عاشو کو گفٹ دیا۔

'ہمم۔۔۔لگتاہےاس میں بھی کوئی زبردست گفٹ ہوناہے۔'

تانیہ نے گفٹ کھولاتواس میں مشہور برانڈ مائیکل کورس کی خوبصورت سی لیڈیز واچ اور نیل آرٹ کٹ تھی۔

'بھائی۔۔۔آپی۔۔۔'تانیہ نے نم آنکھوں سے دائم اور اقراء کو دیکھاتو وہ مُسکرادیے۔

'پائیز بھائی میرا گفٹ!'اب تانیہ آرام سے بیٹھے پائیز کی برف متوجہ ہوئی۔

'میرا آنا کیا کسی گفٹ سے کم ہے کیا؟'

'نہیں بالکل بھی نہیں۔لیکن گفٹ پر تو میں پھر بھی لوں گی۔'تانیہ نے شانِ بے نیازی سے کہا۔

'مجھے پتا تھا۔اسی لیے میں نے گفٹ پہلے سے ہی خریدا ہوا تھا۔'پائیز نے کہتے ہوئے سُنہرے رنگ کا پنجرا تانی کو دیا جس میں ایک خوبصورت سا پرندہ تھا۔

'بھائی ی ی ی۔۔۔یہ کتنا پیارا ہے۔'تانیہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب اسے خوش دیکھ کر مُسکرادیئے۔

'چلو بچوں رات کے دو بج رہے ہیں۔اب سو جاؤ۔'منہا چچی نے سب کو مخاطب کرتے

ہوئے کہا۔

'جی چچی جان۔میں بھی بہت تھک گیا ہوں۔' پائیز نے کرسی کی ٹوہ پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

ہاں بچارے نے اتنی ٹینشن دی ہے سب کو۔ تھکاوٹ تو ہونی ہی ہے۔ 'شارق نے طنز کیا۔ پیام بند آنکھوں سے مسکرا دیا۔

'میرا بچہ!' منہا چچی نے شارق کو گھورتے ہوئے پائیز کا سر چُوما۔

'کچھ کھاؤ گے؟' اقراء نے اُٹھتے ہوئے پوچھا۔

'نہیں آپی بس سوؤں گا۔گڈ نائٹ ایوری ون۔'

'گڈ نائٹ۔'شارق اور عریش بھی پائیز کے کمرے میں سونے کو چلے گئے۔

****

اذان کی آواز پر وہ آنکھیں ملتی اٹھ بیٹھی۔سر پر دوپٹہ ڈال کر اذان کا جواب دیا۔اذان کے ختم ہوتے ہی وہ واشروم چلی گئی۔جب وہ باہر نکلی تو چہرے پر موجود ننھے ننھے پانی کے قطرے اس کے باوضو ہونے کے گواہ تھے۔سائڈ ٹیبل سے موبائل اُٹھایا اور کسی کو

کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد نیند میں ڈوبی آواز آئی۔

'ہیلو!'

'اسلام علیکم پشو گے! اٹھ جاو، نماز پڑھ لو۔' مسکراتے ہوئے کہا گیا۔

'ہاں اُٹھ گئی ہوں۔ تم نے پڑھی۔' دوسری طرف سے شارمین نے پوچھا۔

'نہیں بس ابھی پڑھتی ہوں۔'

'اوکے جاو۔ اللہ حافظ۔'

NEW ERA MAGAZINE .com

'اللہ حافظ۔' مسکراتے ہوئے فون رکھ کر ونیسہ نماز پڑھنے چلی گئ۔

احمد زمان کی تین بیٹیاں تھی۔ بڑی بیٹی ایمان احمد جو شادی شُدہ تھی اور اپنے شوہر حیدر کے ساتھ اسلام آباد میں رہتی تھی۔ پھر تھی ونیسہ احمد۔ وہ بھی bs کی اسٹوڈنٹ تھی۔ صاف رنگت اور ہنی براون آنکھوں والی وہ بہت شوخ و چنچل سی لڑکی تھی جس کا پسندیدہ مشغلہ شارمین کو تنگ کرنا اور ہر وہ کام کرنا جس سے شارمین کو چِڑ ہوتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ دونوں یک جاں دو قلب تھے۔ ایک دوسرے کے بِنا ان کا گزارا ممکن نہیں تھا۔ ایک دوسرے کو نماز کے لیے اُٹھا ان کی عادت تھی۔

ونیسہ کے بعد تھی مہرماہ احمد۔ جو چھوٹی ہونے کی وجہ سے گھر بھر کی لاڈلی تھی۔ مہرماہ 3 کلاس میں تھی۔

ونیسہ نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز پر بیٹھی اپنے رب سے راز و نیاز میں مشغول تھی۔

'میرے رب! میں آپ کی بہت عاجز بندی ہوں۔ مجھے کبھی بھی میرے حال پر نہ چھوڑیں۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے سامنے حاضر ہونے کی توفیق دی۔ یااللہ میں اپنے ان خوابوں سے بہت پریشان ہوں۔ میرے حال پر رحم فرمائیں۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کہتے ہوئے ونیسہ نے منہ پر ہاتھ پھیرے اور جائے نماز اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دی۔

'پتہ نہیں ان خوابوں کا کیا مطلب ہو گا۔' ونیسہ نے خود سے سرگوشی کی۔

'چلو تلاوت کر لیتی ہوں کہ تھوڑا سکون آ جائے۔' ونیسہ نے قرآن پاک لیا اور سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔

****

دوسری طرف شارمین بھی نماز پڑھ چکی تھی اور اب اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی

پریشانی بیان کر رہی تھی۔

'اللہ تعالی۔ یہ مما کو اچانک سے میری شادی کہاں سے یاد آگئی۔ مجھے ابھی تو کسی صورت نہیں کرنی۔ پلیز آپ کچھ کریں۔ ابھی تو میں چھوٹی سی ہوں۔'

آخر میں معصومیت کے ریکارڈ توڑنے کی کوشش کرتے وہ ہنس پڑی۔ جائےِ نماز کو اس کی جگہ پر رکھ کر شارمین نسرین بیگم کی طرف چلی گئی۔ نسرین بیگم ابھی نماز پڑھ رہی تھیں تو وہ انتظار کی غرض سے اپنے گھر کے چھوٹے مگر خوبصورت باغ میں آگئی۔ صبح کی تازہ ہوا نے اسے پُر سکون کر دیا۔

ایک گہری سانس بھرتے ہوئے وہ باغیچے میں لگے جھولے پر بیٹھ گئی اور آنکھیں بند کر کہ دُرود شریف کا ورد کرنے لگی۔ کچھ ماحول کا اثر تھا اور کچھ ذکرِ پاک کا، کہ شارمین کی آنکھ لگ گئی۔

****

'عیشا۔۔عیشا اٹھو یہاں کیوں سُو رہی ہو؟'

فہد نے سوئی ہوئی شارمین کو جگاتے ہوئے کہا۔

'ہاں۔۔۔کیا ہوا ہے۔'شارمین آنکھیں ملتی اُٹھ بیٹھی۔

'یونی نہیں جانا کیا۔'

'کیوں کیا ٹائم کیا ہو رہا ہے۔'

'تمہیں نہیں پتا؟ آٹھ بج رہے ہیں۔'فہد نے جیسے بڑے پتے کی بات بتائی۔

'کیاااااا۔۔۔۔میں اتنی دیر کیسے سُو گئی۔۔۔ہائے ے ے ے ابھی وین بھی آجائے گی اور کھڑوس انکل نے ہارن بجا بجا کر جان نکال دینی ہے۔'شارمین تیز تیز بولتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی اور پندرہ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آئی۔

'مما میں لیٹ ہو گئی ہوں جلدی سے چائے کا کپ دیں وین آتی ہی ہو گی۔۔۔'

شارمین بیگ میں لینچ ڈالتے ہوئے نسرین بیگم سے مخاطب تھی۔ جبکہ فہد سر جھکائے مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں سُرخ ہو رہا تھا۔

'آرام سے شارمین ابھی ٹائم ہے وین کے آنے میں۔'بیٹی کی پُھرتی دیکھتے ہوئے نسرین بیگم نے ٹوک دیا۔

'نہیں ہے مما بلکل بھی نہیں ہے۔۔آٹھ بج گئے ہیں۔میں لیٹ ہو جاوں گی۔'شارمین

نے کھڑے کھڑے چائے کا کپ لیا اور پینے لگی۔

'کس نے کہا کہ آٹھ بجے ہیں؟ ابھی تو ساڑھے سات ہیں۔' نسرین بیگم نے فہد کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے کہا۔

شارمین کا مُنہ کو جاتا ہاتھ رُک گیا۔ بے یقینی سے پہلے نسرین بیگم کو دیکھا پھر فہد کو جو سر نیچے کیے ہنسنے کا شُغل فرما رہا تھا۔ لمحہ لگا تھا اسے یہ سمجھنے میں کہ اُسے اچھا خاصا بے وقوف بنایا گیا تھا۔

'فہددددددد۔۔۔۔۔'

شارمین نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور فہد کے پیچھے بھاگی جو پہلے ہی خطرہ محسوس کرتے نو دو گیارہ ہو گیا تھا جبکہ نسرین بیگم سرِ پکڑ کر رہ گئیں۔

'آج تم مجھ سے بچ کے دکھاو۔ میں تمہیں گنجا کر دوں گی فہددد۔'

شارمین نے بھاگتے ہوئے کہا۔

'پہلے پکڑ تو لو۔'

فہد ہنستے ہوئے بھاگ رہا تھا کہ اچانک سامنے سے آتے عابر اعظم سے ٹکرا گیا۔

'آرام سے۔۔۔کیا کر رہے ہو فہد۔ابھی گر جاتے۔'

'پاپا جانی اس کو پکڑ کے رکھیں۔'شارمین بھاگتے ان دونوں کی طرف آئی۔

'ہاں بچو!اب بولو۔تمھیں شرم نہیں آتی؟'شارمین نے فہد کا کان مڑوڑتے ہوئے مصنوعی غصّے سے کہا۔

'آییہییییی۔۔۔اچھا سوری نہ۔۔میرا کان تو چھوڑو۔۔۔'فہد نے فوراً ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

'کیوں پھر کیا کیا ہے اس نے۔'عابر اعظم بھی فہد کو گھورتے ہوئے بولے۔

'پاپا جانی آپ کی بنی بنائی بے وقوف بیٹی کو مزید بے وقوف بنایا ہے میں نے۔'

فہد نے اپنا کان چُھڑواتے ہوئے شرارت سے کہا۔

'پاپا جانی دیکھیں اس کو۔'شارمین نے مُنہ بسورتے ہوئے شکایت لگائی۔

'باز آجاو لڑکے۔پٹو گے میرے ہاتھوں۔'

فہد کے سر پر چِت لگاتے عابر اعظم شارمین کو لے کر ٹیبل پر آ گئے جہاں نسرین بیگم اُن کا ناشتہ لگا رہی تھیں۔

فہد بھی ہنستے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور ناشتہ کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد شارمین کی وین آئی تو وہ چلی گئی اور فہد بھی اپنی سکول بس کے لیے نکل گیا۔

****

وقفے وقفے سے دی جانے والی دستک نے اندر سوئے ہوئے وجود کو اُٹھنے پر مجبور کر دیا۔

'یارررررکب سے سویا ہوا ہے۔ اب اُٹھ بھی جا۔۔' عریش کی بے زار سی آواز آئی۔

'مجھے تو لگتا ہے کہ یہ اندر بے ہوش ہو گیا ہے۔' اب کے شارق کی پُر سوچ آواز آئی۔

'یا پھر اس کی اپنی معشوقہ سے لڑائی ہو گئی ہو گی اور اب سوگ منا رہا ہو گا۔' عریش نے شرارت سے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں مزید کوئی گل افشانی کرتے، دروازہ کھل گیا۔ سامنے پائیز رف سے حُلیے میں تیوری چڑھائے کھڑا تھا۔

'تم دونوں کو چین نہیں ہے؟' گھورتے ہوئے کہا گیا۔

'میں نے بھیجا ہے اِن کو۔ مجھ سے بات کرو۔' مجتبیٰ غازیان ان کی طرف آتے ہوئے گویا ہوئے۔

پائیزان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے دروازے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا۔

'اپنی روٹین سیٹ کرو پائیز۔'مجتبیٰ غازیان نے سنجیدگی سے کہا۔

'جی ڈیڈی۔' گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پائیز نے مُنہ بناتے ہوئے کہا۔

'چلو تم دونوں بھی جاؤ اور پائیز اگلے پانچ منٹ میں تم مجھے ٹیبل پر نظر آؤ۔'مجتبیٰ غازیان حکم جاری کرتے ہوئے چلے گئے۔

'یہ تم سُوتے ہو یا بے ہوش ہوتے ہو؟'شارق نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔جواباً پائیز اسے گھورتے ہوئے کمرے میں چلا گیا۔

'آؤ ہم بھی جائیں۔ایسا نہ ہو اس کے چکر میں ہم بھی پِٹ جائیں۔'عریش ہنستے ہوئے شارق کو کھینچ کر لے گیا۔

کچھ دیر بعد جینز پر بیلو شرٹ اور کریم کلر کی جیکٹ پہنے، پائیز ٹیبل پر آیا اور سلام کیا۔

'وعلیکم السلام!'سب نے مشترکہ جواب دیا۔اقراء نے پائیز کے آگے ناشتہ رکھا۔پائیز نے مسکراتے ہوئے سر کے اشارے سے شکریہ کہا۔

'اب آگے کے کیا پلینز ہیں برخوردار!'سہیر غازیان نے پائیز سے پوچھا جو موبائل میں

کچھ دیکھ رہا تھا۔

'فلحال تو کچھ دن آرام کروں گا۔ پھر بھائی کو جوائن کروں گا۔' موبائل رکھ کر بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے کہا۔

'اور یہ کچھ دن میں کتنے دن آتے ہیں؟' طائل غازیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو پائیز نے صرف مسکرانے میں ہی عافیت جانی کیوں کہ مجتبیٰ غازیان کام کے معاملے میں کافی سخت گیر واقع ہوئے تھے۔

'کوشش کرو کہ جلدی جوائن کر لینا۔' مجتبیٰ غازیان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'اوکے۔' لفظی جواب کے بعد پائیز ناشتے کی طرف متوجہ ہوا لیکن کچھ یاد آنے پر سر اٹھایا۔

'تانی کہاں ہے؟'

'میں یہاں ہوں بھائی۔' ہاتھ میں ڈش پکڑے وہ کچن سے آتی دکھائی دی۔

'میں نے آپ کا فیورٹ لیزانیا بنایا ہے۔'

پائیز کے آگے ڈش رکھتے ہوئے تانیہ نے آستین سے ماتھے پر آیا پسینا صاف کرتے

ہوئے کہا۔

'رئیلی؟' پائیز نے خوشگوار حیرت سے پوچھا تو تانیہ نے مسکراتے ہوئے زور زور سے سر ہلایا۔

'جب تم گئے تھے تب سے تانی نے تمھاری فیورٹ ڈشز بنانا سیکھی ہیں۔' اقراء نے تانی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'اب کھا کر بتائیں کیسا بنا ہے۔'

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تانیہ نے پائیز کے ہاتھ سے بریڈ لے کر پلیٹ میں رکھا اور اقراء نے لیزانیا والی پلیٹ رکھ دی۔ پائیز نے کانٹا اٹھایا اور پہلا نوالا منہ میں ڈالا۔

تانیہ تجسّس سے پائیز کے تعصورات دیکھ رہی تھی۔ جیسے جیسے ذائقہ منہ میں گھلتا جارہا تھا، پائیز کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔ پائیز نے ستائشی نظروں سے تانیہ کو دیکھا۔

'I can't Believe لیزانیا واقعی بہت مزے کا بنا ہے۔'

'کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں کچھ بناؤں اور وہ مزے کا نہ بنے؟' تانیہ نے فخر سے کہا۔

'اب ہمیں بھی دو گی یا سب اپنے پائیز بھائی کو ہی کھلاؤ گی۔'سہیر غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔

'کیوں نہیں چاچو۔یہ لیں۔'

تانیہ جلدی سے ڈش سہیر غازیان کی طرف لے گئی۔سب کو سرو کرنے کے بعد وہ خود بھی بیٹھ کر کھانے لگی۔

'یمییییی۔۔۔۔'شارق نے پہلا نوالا لیتے ہی کہا۔

تانیہ کھلکھلائی۔

'زبردست۔'عریش نے بھی تعریف کی۔

'آپ مجھ سے بات کرنے کی بالکل بھی کوشش نہ کریں میں آپ سے ناراض ہوں۔' تانیہ گھورتے ہوئے بولی۔عریش نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو اپنی بات مکمل کر کہ اب کھانے کی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔

'کیوں؟؟؟؟میں نے ایسا کیا کر دیا؟'عریش کا یوں بے چین ہونا کوئی نئی بات نہیں تھی۔ تانیہ کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا۔

'میرا گفٹ کہاں ہے۔آپ نے کہا تھا صبح ملے گا۔'

'جی مجھے یاد ہے۔بس آٹھ بجے تک ویٹ کرو۔پلیز۔'عریش بے چارگی سے بولا۔جبکہ باقی سب اِن دونوں کو یوں دیکھ کر مسکرا رہے تھے کیونکہ یہ روز کا معمول تھا کہ تانیہ کسی نا کسی بات پر یوں ناراض ہو جاتی اور عریش اسے منانے کے لیے خوار ہوتا رہتا۔

'اچھا مجھے کچھ کام ہے،میں نکلتا ہوں۔اللہ حافظ۔'موبائل ہاتھ میں پکڑے پائیز اُجلت میں چلا گیا۔

'ناشتہ تو پورا کرتے جاو۔'غزالہ بیگم نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن وہ جا چکا تھا۔

'پتا نہیں یہ لڑکا کیا کرتا رہتا ہے۔'اسارہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔

'اوہو ممی!ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو تبھی اتنی جلدی میں گیا ہے۔'شارق نے اسارہ بیگم کو مطمئن کرنا چاہا۔

'ہاں نا ہر وقت میرے معصوم بچے کے پیچھے پڑی رہتی ہیں دونوں۔'مِنہا بیگم نے پائیز کی طرفداری کرتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

'کچھ زیادہ ہی معصوم ہے آپ کا بچہ۔'سہیر غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔جس پر مِنہا چچی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اُنھیں گھورا۔

'اچھا میں بھی نکلتا ہوں۔ میری ایک میٹنگ ہے۔' دائم کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔ 'ڈیڈی آپ جوائن کریں کرے گے ؟'

'ہمم تم سٹارٹ کرو میں بھی آتا ہوں۔' مجتبیٰ غازیان نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

'اچھا ممی، خالہ، چچی، چاچو اور کزن حضرات اللہ حافظ !' دائم نے کوٹ پہنتے ہوئے کہا۔

'اللہ حافظ بیٹا۔"

'اللہ حافظ بھائی۔' سب نے ایک ساتھ جواب دیا جبکہ مِنہا چچی نے آیتِ الکرسی پڑھ کر دائم پر پھُونکی۔

'اللہ حافظ بھائی۔' تانیہ نے دائم کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

'اللہ حافظ شہزادی۔' دائم نے تانیہ کے سر پر پیار کیا۔

'آپی آپ نے بھائی کو اللہ حافظ نہیں کہنا کیا؟' تانیہ نے اقراء کو تنگ کرنا اپنا فرض سمجھا۔

'اللہ حافظ۔' اقراء نے تانی کو گھورتے ہوئے دائم سے کہا۔

'اللہ حافظ۔'

دائم نے اقراء کو اپنے ساتھ لگایا تو تانیہ، شارق اور عریش نے خوب ہوٹنگ کی جسے دائم اور باقی سب نے تو انجوائے کیا لیکن اقراء بچاری مارے شرم کے سُرخ پڑ گئی۔

'بس کرو کیا ہر وقت میری بیٹی کو تنگ کرتے رہتے ہو۔' مجتبیٰ غازیان نے سب کو ڈانٹا۔

'شارق عریش تم دونوں نے ڈیوٹی پر نہیں جانا کیا؟' تو پوں کا رُخ اِن دونوں کی طرف کر دیا گیا۔

'کیوں نہیں جانا چاچو۔ بس میں بھی نکل رہا ہوں۔ اللہ حافظ سب کو۔'

شارق جلدی سے کہتے ہوئے تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں نکلا۔ دائم بھی ہنستے ہوئے چلا گیا۔ شارق کی پھُرتی دیکھ کر مجتبیٰ غازیان زیرِ لب مسکرا اٹھے۔

'اور برخوردار تمہارا کیا حساب ہے۔'

'جی جی چاچو وہ آج میں نے تھوڑا لیٹ جانا ہے۔' عریش نے جھجکتے ہوئے کہا۔

سہیر غازیان اور طائل غازیان بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ مجتبیٰ

غازیان سے کوئی بعید نہیں تھی،اُن دونوں کو بھی ڈانٹنا شروع کر دیتے۔وہ کوئی ہٹلر ٹائپ نہیں تھے بس کام کے معاملے زرہ سختی برتتے تھے۔

****

مُنہ میں پین دبائے،وہ بورڈ پر لکھے ریکشن میں اُلجھی ہوئی تھی۔

'اس میں کچھ تو غلط ہے!'شارمین نے خود سے کہا۔

'لیکن وہ غلطی ہے کہاں؟'اچانک شارمین کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔

'اکسکیوزمی میم!'

'جی شارمین۔'

'میم آپ نے ریکشن میں آپ نے ایک آکسیجن کم لکھا ہے۔'شارمین نے ادب سے کہا۔

'اوہ ہاں!تھینک یو بچے!'

میم نورین نے مسکراتے ہوئے اپنی قابل اسٹوڈنٹ کو دیکھا جو ہمیشہ کیمسٹری میں ٹاپ کرتی تھی۔شارمین بھی دھیمی مسکراہٹ لیے واپس بیٹھ گئی۔کچھ دیر بعد جب کلاس

ختم ہوئی تو وہ اپنے گروپ کے ساتھ پاکستان اسٹیڈیز کی اسائنمنٹ کرنے گراؤنڈ میں آگئی۔یہ گروپ اِن کی کلاس ٹیچر نے بنایا تھا۔ان کے گروپ میں کل پانچ لڑکیاں تھیں۔

خوش بخت عرف خوشی،ماریہ،حفصہ،حمائل اور خود شارمین۔

'خوشی S-Masters واپس آگئے ہیں۔'ماریہ آنکھوں میں چمک لیے بولی۔

'ہاں میں نے بھی سُنا ہے۔'حمائل نے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔جبکہ خوشی دھیمے سے مسکرادی۔

'اب یہ کون ہیں۔'شارمین نے لکھتے ہوئے پوچھا۔

'ہاااا۔۔تمہیں S-Masters کا نہیں پتا۔'صدا کی ڈرامے باز حفصہ نے یوں کہا جیسے شارمین نے بہت بڑا گناہ کر دیا ہو۔

'ہاں مجھے نہیں پتہ۔'شارمین نے پین رکھتے ہوئے کہا یوں جیسے کہہ رہی ہو نہیں پتا کیا کرلو گی۔

'S-Masters ایک گروپ ہے جو ڈرگ مافیاز اور لڑکیوں کو کڈنیپ کرنے والے

گینگز کو پکڑتے ہیں۔'ماریہ نے کہا۔

'یہ ایجنٹس ہیں؟'شارمین نے پوچھا۔

'نہیں۔نا یہ ایجنٹس ہیں اور نہ پولیس والے۔یہ ایک خود مختار گروپ ہے۔ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ شاید یہ آرمی کے انڈر کام کرتے ہوں۔'اب کی بار جواب حفصہ کی جانب سے آیا۔

'اس گروپ میں ہمیشہ تین لوگ ہوتے ہیں۔پندرہ بیس سال بعد یہ چینج ہوتے ہیں اور اپنے گروپ کا نام بھی ممبرز کے مطابق رکھتے ہیں۔اب کی بار جو ہیں ان سب کے نام S سے شروع ہوتے ہیں۔'

ماریہ نے مزید کہا۔جبکہ اس دوران خوشی بلکل خاموش اور کھوئی کھوئی سی تھی جو شارمین نے بڑی شدت سے محسوس کیا۔

'Scar, Sniper and Snake-Eyes'

خوشی نے آنکھیں بند کرتے ہوئے تینوں کے نام بتائے۔

'لیکن میں نے تو کبھی بھی ان کے بارے میں نہیں سُنا۔'شارمین نے اُلجھتے ہوئے کہا۔

'سُنو گی بھی نہیں۔کیوں کہ اِن کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔یہاں تک کہ انھیں کسی نے دیکھا بھی نہیں ہے۔کبھی بھی اِن کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملے گی سوشل میڈیا پر۔'خوشی نے آہستہ سے کہا۔

'خوشی اگر تمہیں بُرا نہ لگے تو کیا میں تمہاری اس خاموشی کے بارے میں پوچھ سکتی ہوں؟'شارمین نے بہت محتاط انداز میں کہا۔

خوشی نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ماریہ اور حفصہ کی بھی تھوڑی دیر پہلے والی کیفیت زائل ہوگئی اور وہ بھی غمگیں ہوگئیں۔

'ایم سوری اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو۔'اِن سب کے تصورات سے شارمین کو معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہوگیا تھا۔

'نہیں کوئی بات نہیں میں بتاتی ہوں۔'خوشی نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

'تمہیں یاد ہے میں ایک مہینہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔'

'ہاں حفصہ نے بتایا تھا کہ تم لاہور گئی تھی اپنے ماموں کی طرف۔'شارمین نے سوچتے ہوئے کہا۔

'میں لاہور نہیں گئی تھی۔'خوشی نے گہری سانس بھرتے ہوئے تھکے سے لہجے میں کہا۔

'مجھے کڈنیپ کیا تھا ایک گینگ نے۔'

شارمین یہ سُن کر سکتہ میں آگئی۔آج خوشی کی خاموشی کے راز کا پردہ فاش ہو گیا تھا۔ سب نے ہی محسوس کیا تھا کہ شوخ و چنچل سی خوشی اب چُپ چُپ سی رہنے لگی تھی لیکن اس کے پیچھے اتنی خوفناک وجہ ہو گی یہ تو شارمین کے وہم و گُمان میں بھی نہ تھا۔

'خوشی!'شارمین کو سمجھ نہ آیا کہ کن الفاظ میں خوشی سے اظہارِ افسوس کرے۔

'اس دن آف ٹائم میں مجھے اکیلے جانا تھا۔میں ایک آٹو میں بیٹھ کر گھر جارہی تھی کہ راستے میں ڈرائیور نے مجھے بے ہوش کر دیا۔'یہ کہتے ہوئے خوشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔حمائل نے آگے بڑھ کر خوشی کو اپنے ساتھ لگایا جبکہ شارمین اپنی جگہ صدمے کی سی کیفیت میں بیٹھی تھی۔

'میرے ساتھ اور بھی کئی لڑکیاں تھیں وہاں۔'

خوشی نے کہنا شروع کیا۔

'چار دن تک ہم سب وہیں تھیں۔میں نے تو اُمید ہی چھوڑ دی تھی وہاں سے باعزت جا

سکنے کی۔ لیکن کہتے ہیں ناجہاں انسان کا گُمان ختم ہوتا ہے وہیں سے اُس عظیم ہستی کی رحمت شروع ہوتی ہے۔'خوشی نم آنکھوں سے مُسکرائی۔

'اللہ نے اُن وقت کے فرعونوں کے لیے اپنے موسیٰ بھیجے جنھوں نے ہم سب کو بچا لیا۔'خوشی روتے ہوئے ہنس دی۔

خوشی کے چہرے سے اس کی دلی کیفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔حفصہ،حمائل،ماریہ یہاں تک کہ شارمین بھی رو پڑی۔

'سنائپر(Sniper)نے پہلے ہمیں وہاں سے نکالا،پھر تینوں نے مل کر سب کو واصلِ جہنم کیا،سنیک آئز(Snake-Eyes)نے ہم سب کو اِس ٹروما سے نکلنے میں مدد کی تو دوسری طرف ہمارے گھر والوں کو بھی سمجھایا اور سکار(Scar)نے ہم سب کو باحفاظت گھروں کو پہنچایا۔'خوشی کے لہجے میں اِن تینوں کے لیے عقیدت اور احترام تھا۔

'اس کا مطلب تم نے اِن کو دیکھا ہوا ہے۔'حمائل نے ماحول کو خوشگوار بنانے کی غرض سے متجسُس لہجے میں کہا۔

'ہاں میں نے دیکھا ہوا ہے۔'سب کو اپنے ساتھ یوں غمگیں ہوتا دیکھ کر خوشی نے خود پر قابو پاتے ہوئے فخر سے گردن اکڑا کر کہا۔

'سب سے ہینڈ سم کون ہے۔'حفصہ نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

'ا ممممم۔۔اب میں کیسے بتاوں۔'

'کیا مطلب کیسے بتاوں؟'ماریہ نے تیوری چڑھائے پوچھا۔

'کیوں کہ وہ سب۔۔۔'خوشی اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔

'بولو بھی۔۔'سب ایک ساتھ بولیں۔

'ماسک میں رہتے ہیں۔'خوشی نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو وہ جو سب متوجہ ہوئی خوشی کے قریب بیٹھی تھیں بدمزا ہوتے ہوئے پیچھے ہو گئیں۔

'اچھا چلو اُن کی ڈریسنگ کے بارے میں بتادو۔'شارمین نے بظاہر ہلکے پُھلکے لہجے میں کہا لیکن اندر سے وہ بُری طرح دہل گئی تھی۔

'ہممم۔۔پینٹ، ہڈی اور ماسک سیم تھے۔بس صرف رنگ مختلف تھے۔سنیک-آئز ڈارک گرین، سنائپر ڈارک بیلو اور سکار فُل بلیک تھا۔'

'ہائےےےےے بلیک سکار!'حفصہ کی ڈرامے باز عروج پر تھی جس نے سب کو مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔

'تم توچُپ ہی رہو لوٹا عورت۔ جس کو بھی دیکھتی ہو پھسل جاتی ہو۔'شارمین نے حفصہ کے سر پر چِت لگاتے ہوئے کہا۔

'کیاااااااا۔ تم مجھے۔۔۔مجھے عورت کہا۔ میں تو اتنی معصوم سی ٹین ایجر ہوں۔'حفصہ نے نا نظر آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔ جس پر خوشی سمیت سب ہنس پڑیں۔

'وہ دیکھو پائیز مجتبیٰ۔۔۔۔۔۔'

حمائل کے چیخنے پر سب پرنسپل کے آفس کی طرف جاتے پائیز کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اپنے نام کی پُکار پر پائیز نے بھی اِن کی طرف دیکھا تھا۔ جس پر گراؤنڈ میں موجود سب لڑکیوں نے بھی چیخنا شروع کر دیا تھا اور پائیز کے مسکرانے پر تو بے حال ہی ہو گئیں۔ آخر کیوں نا بے تاب ہو تیں۔ ٹِک ٹاک کا سب سے مشہور ستارہ جوان کے سامنے تھا۔ شارمین نے تو جیسے سر نہ اُٹھانے کی قسم کھالی تھی۔ جب سے حمائل نے پائیز کا نام لیا تھا تب سے شارمین کا یہی حال تھا۔ اسے کو وہ وقت یاد آیا جب ونیسہ نے کہا تھا کہ میسج

پڑتے ہی آذان ہو گئی۔

'تو کیا وہ دُعا قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہے۔' یہ خیال آتے ہی شارمین کے رونگٹھے کھڑے ہو گئے۔

'یااللہ پلیز نہیں۔ میں اُسے فیس نہیں کر سکتی۔ اُف ونیسہ کی بچی اللہ تمہیں اس دنیا سے غائب کرے یہ تم نے مجھے کس مشکل میں ڈال دیا۔' شارمین نے روہانسے لہجے میں کہا۔

کہتے ہیں کہ انسان کو ہر وقت خیر کی دُعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب وہ کوئی دُعا یا بددُعا دیتا ہے تو فرشتے بھی آمین کہا کرتے ہیں۔ یعنی قبولیت کی گھڑی کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ کبھی کبھی بے خیالی میں دی جانے والی بددُعا کسی کی زندگی چھین بھی سکتی ہے اور برباد بھی کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

****

وہ سوچوں میں گُم چہرہ گھٹنوں پر ٹکائے کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔

'ونیسہ۔' اپنے نام کی پکار پر اس سے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے نورین بیگم اندر آرہیں تھیں۔

'جی مما جان کچھ کام تھا۔'نورین بیگم کے ہاتھ پکڑتے ہوئے ونیسہ نے کہا۔

'نہیں کام تو نہیں ہے لیکن ایسے اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟اور آج یونی بھی نہیں گئی۔کیا بات ہے شہزادی۔'نورین بیگم نے ونیسہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

'اوہووو مما جان۔میں تو بس ایسے ہی بیٹھی تھی اور یونی اس لیے نہیں گئی کہ آج کل سپورٹس ویک چل رہا ہے نا۔'ونیسہ نے نورین بیگم کو مطمئن کرنا چاہا۔

'نہیں کوئی تو بات ہے۔تم آج کل بہت خاموش ہو گئی ہو اور جب دیکھو تنہا بیٹھی ہوتی ہو۔'وہ ماں تھیں،کیسے اس کا جھوٹ نا پکڑتیں۔

'اگر کوئی بات ہے تو بتاؤ مجھے۔'

ونیسہ نے ایک نظر ان کو دیکھا پھر گہری سانس بھرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

'مما میں آج کل بہت عجیب خواب دیکھ رہی ہوں۔میں بہت پریشان ہوں ان خوابوں کی وجہ سے۔'

'کیسے خواب؟'نورین بیگم نے پوچھا۔

'پتا نہیں مما بس عجیب سے ہوتے ہیں۔میں بیان نہیں کرنا چاہتی۔'ونیسہ نے اُداس

ہوتے ہوئے کہا۔

'خوابِ بد کی دُعا پڑھ لیا کرو اور پریشان نا ہو انشاءاللہ سب بہتر ہو گا۔ایسے چُپ چُپ رہنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔میرا ابھی دل خفا ہوتا ہے اپنی بچی کو یوں دیکھ کر اور مہرماہ بھی کہتی ہے کہ آپی کیوں پریشان رہتی ہیں۔اب پہلے کی طرح نہ ہی میرے ساتھ باتیں کرتی ہیں اور نہ ہی ناولز پڑھتی ہیں اب۔'نورین بیگم نے سمجھاتے ہوئے آخر میں جان بوجھ کر ناولز کا ذکر کیا۔کیونکہ ہماری ونیسہ بھی ناولز کی دیوانی واقع ہوئی تھی۔

'خوابِ بد کی دُعا تو پڑھتی ہوں اور جہاں تک بات ہے مہرماہ کی تو اب کوشش کروں گی کہ اسے بھی ٹائم دوں اور میں نے کچھ ناولز آڈر کیے ہیں آج شاید مل جائیں۔'ماں کو یوں افسردہ ہوتا دیکھ کر ونیسہ نے بھی خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کہ اِن میں مزید کوئی بات ہوتی، بیل کی آواز پر وہ سب کچھ بھولی "میرے ناولز" کا نعرہ لگاتے دروازے کی طرف بھاگی۔

'یااللہ میری بچی پر رحم فرما۔'اپنے رب کے حضور گزارش پیش کرتے نورین بیگم بھی ونیسہ کے پیچھے چلی گئیں۔

****

اقراءاور تانیہ مل کر کیچن صاف کر رہے تھے۔یا یوں کہا جائے کہ تانیہ کے لائے ہوئے طوفان سے نپٹ رہے تھے جو صبح لزانیا بنانے کے چکر میں لایا گیا تھا۔

'ویسے آپی سچی سچی بتائیں کیسا بنا تھا لزانیا۔'تانیہ نے برتن دھوتی اقراء سے پوچھا۔

'بہت مزے کا بنا تھا میری جان۔ماشاءاللہ ہماری شہزادی کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔'

اقراء نے پلیٹ تانیہ کو پکڑاتے ہوئے کہا جو سکھا کر ریک میں رکھ رہی تھی۔

'ویسے آپی وہ جو لڑکی دیکھی تھی اس کا کیا بنا؟'کچھ یاد آنے پر تانیہ نے پوچھا۔

'ممی آج ڈیڈی اور باقی سب سے بات کریں گی۔دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔'

اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی ڈور بیل بجی۔

'میں دیکھتی ہوں۔'تانی کہتے ہوئے باہر چلی گئی۔

'کون ہے؟'

'ڈلیوری بوائے۔'مہذب انداز میں جواب آیا۔

تانیہ نے نقاب لیتے ہوئے دروازہ کھولا۔ سامنے ایک شخص ماسک پہنے اور پی-کیپ سے آنکھیں چھپائے ہاتھ میں ایک خوبصورت اور بڑا سا سرخ گلاب کا بُکے لیے کھڑا تھا۔

'مس تانیہ مجتبیٰ کے لیے پارسل ہے۔'

ڈلیوری بوائے نے بُکے تانیہ کی طرف بڑھایا۔ عاشو نے بُکے لیا اور سائن کر کہ دروازہ بند کر دیا۔

'یہ کس نے بھیجا ہو گا۔' تانیہ گارڈن میں رکھی کرسیوں کی طرف گئی۔ جیسے ہی اس نے بُکے ٹیبل پر رکھا، پھر سے ڈور بیل بجی۔

پوچھنے پر پتا چلا کہ وہی ڈلیوری بوائے نئے پارسل کے ساتھ حاضر ہوا ہے۔ اب تانیہ کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا کہ یہ کس کا کام ہے۔ نقاب لیتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے وہی ڈلیوری بوائے ہاتھ میں شیشے کا ڈبہ لیے کھڑا تھا جس میں ایک خوبصورت سا چاکلیٹ کا بنا ہوا گھر تھا۔ تانیہ مسکراتے ہوئے وہ ڈبہ لیے وہی آ گئی جہاں پر بُکے رکھا ہوا تھا۔

پھر سے ڈور بیل بجی۔ اس بار ایک خوبصورت سی ٹوکری آئی تھی جس کے اندر کپڑا پڑا

ہوا تھا۔

'تھینک یوں سووومچ عیش۔'

تانیہ نے ٹوکری لیتے کہا تو ڈلیوری بوائے جو سر جھائے کھڑا تھا ہنس پڑا۔

'خوش رہو عیش کی کوئین۔' عریش گلے میں پہناوائس چینجر اتارتے ہوئے تانیہ کو ساتھ لیے اندر آ گیا۔

'ویسے اس میں کیا ہے؟' تانیہ نے ٹوکری کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

'خود ہی دیکھ لو۔'

عریش کہتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب تانیہ نے کپڑا ہٹایا تو مارے خوشی کے وہ چیخ پڑی۔

'بلّیییییییی۔۔۔۔' اس ٹوکری میں سفید رنگ کا خوبصورت سا پرشین بلیوں کا جوڑا تھا۔

'عیش!' تانیہ رو پڑی۔

عریش ہمیشہ ہی تانیہ کو ایسا گفٹ دیتا تھا جو سب سے منفرد ہوتا تھا۔

'اہو وو تانی۔۔'عریش تانیہ کو اپنے ساتھ لگائے چُپ کروا رہا تھا جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔

'کیا ہوا۔سب خیریت ہے نا۔'غزالہ بیگم،مِنہا چچی،اسمارہ خالہ اور اقراءان دونوں کی طرف آتے ہوئے بولیں۔

'تانی میری جان کیا ہوا۔'غزالہ بیگم نے تانیہ کو یوں روتا دیکھ کر اپنے ساتھ لگایا۔

'عریش تم نے کچھ کہا ہے تانی کو۔'مِنہا چچی نے عریش سے پوچھا جس نے سر نفی میں ہلایا۔اقراء نے عریش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے تسلی دی جواب خود بھی ایموشنل ہو رہا تھا۔

'مما یہ دیکھیں عیش نے مجھے کتنا پیارا گفٹ دیا ہے۔۔'تانیہ نے سب کو اپنا گفٹ دِکھایا۔

'تو اس میں رونے کی کیا بات ہے۔'عریش نے اُداس ہوتے ہوئے کہا۔

'وہ تو بس ایسے ہی۔'تانیہ شرمندہ سی مسکرا دی۔

اسمارہ بیگم نے نظروں ہی نظروں میں غزالہ بیگم،اقراء اور مِنہا بیگم کو کچھ اشارہ کیا جسے سمجھتے ہوئے وہ سب مسکرا دیں۔

****

پائیز گھر سے نکل کر موبائل پر لوکیشن دیکھتا ویمن یونیورسٹی پہنچ گیا۔ پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کہ وہ یونی میں داخل ہوا۔ اِرد گرد کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔ ابھی وہ گراؤنڈ سے گزر کر پرنسپل کے آفس جا ہی رہا تھا کہ اپنا نام سُن کر رُک گیا۔ لڑکیوں کو یوں بے چین ہوتا دیکھ کر پائیز نے بے زاری سے آنکھیں گُھمائیں۔ جب اس کی نظر بلاارادہ گراؤنڈ کے کونے میں بیٹھے گروپ پر گئی۔ جس میں ایک لڑکی سر جُھکائے ناجانے کیا کہہ رہی تھی لیکن پائیز کو وہ کوئی ڈری سہمی سی بلی لگی جو شیر کے خوف سے آنکھیں بند کیے بیٹھی ہو۔ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے پائیز کے چہرے کا احاطہ کیا۔ لیکن اُس مسکراہٹ کی مدت بہت کم واقع ہوئی۔ کیونکہ پائیز کو مسکراتا دیکھ کر لڑکیوں نے مزید چیخنا شروع کر دیا تھا۔ وہ سنجیدہ ہوتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا آفس کی طرف چلا گیا۔

پائیز نے دروازہ نوک کیا۔ اجازت ملنے پر وہ اندر چلا گیا۔ آفس بہت نفاست سے سجایا گیا تھا۔ دائیں جانب قد آور کھڑکیاں تھی۔ کمرے کے درمیان میں میز اور کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ سربراہی کرسی پر ایک عمر رسیدہ لیکن چاک وچوبند خاتون براجمان

تھیں۔

وہ مِنسہ ابراہیم تھیں یونیورسٹی کی ہیڈ یعنی پرنسپل۔

'اسلامُ علیکم میم!' پائیز نے ادب سے سلام کیا۔

'وعلیکم السلام بیٹا آپ؟' مِنسہ ابراہیم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا تو پائیز نے ایک کارڈ اِن کی طرف بڑھایا جسے پڑھ کر مِنسہ ابراہیم نے اثابت میں سر ہلایا۔

Welcome Mr. Paiez Mujtaba. I'll make sure you may not face any difficulties

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مِنسہ ابراہیم نے پائیز سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جبکہ پائیز نے صرف مُسکرانے پر اتفاق کیا۔

Ma'am Wana take a round today

اپنی کلائی پر بندھی خوبصورت سی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے پائیز نے کہا۔

'شیور۔'

پائیز نے سر کر اشارے سے شکریہ کہا اور آفس سے نکل گیا۔ باہر آتے ہی پائیز اس

گراؤنڈ میں آیا جہاں اُس نے وہ ڈری سہمی سے بلی(یعنی کی ہماری شانی) کو دیکھا تھا۔ لاشعوری طور پر پائیز اُسے ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ تو نہ ملی البتہ باقی لڑکیاں ضرور پائیز کے پیچھے پڑ گئیں۔ وہ جہاں بھی جاتا لڑکیوں کا جُھنڈ اس کے پیچھے پیچھے چلا آتا۔

Don't you have any class? Why are you following me

بلآخر تنگ آتے ہوئے، پائیز نے غصّہ سے مڑ کر انھیں سُنادی جس پر وہ سب بجائے شرمندہ ہونے کے کھی کرنے لگیں۔

We want a selfie with you

ان میں سے ایک لڑکی نے آگے بڑتے ہوئے کہا۔ پائیز اس کی شکل دیکھ کر رہ گیا۔ اِن اسلام کی شہزادیوں میں اور باہر کی عام لڑکیوں میں کیا فرق رہ گیا تھا۔ وہ شہزادیاں کہ جن کی شرم وحیا پوری دُنیا میں مشہور تھی، وہ آج کس قدر بے باکی سے پیام کے ساتھ تصویر کھنچوانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ پائیز کو بہت افسوس ہوا۔

'یااللہ!' پائیز نے سر کا آسمان کی طرف کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا اور بنا اُن کی

طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا۔ عرض جب تک وہ یونیورسٹی میں تھا یہی حال رہا۔ آف ٹائم تک پائیز کا میٹر اچھا خاصا شارٹ ہو چُکا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر ڈالتا۔ اسی غصّہ کی حالت میں وہ پارکنگ میں آیا۔

اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جیسے ہی گاڑی آگے بڑھائی دو لڑکیاں جو آگے سے گزر رہیں تھی، اِن میں سے ایک کو ہلکی سی ٹکر لگ گئی اور یہاں پائیز کی بس ہو گئی۔ خطرناک تیور لیے وہ گاڑی سے باہر نکلا۔

Are you in your senses؟?

اگر مرنے کا اتنا ہی شوق ہی تو کسی ٹرک کے آگے کیوں نہیں کھڑی ہو جاتی۔' پائیز نے غصّہ سے دھیمی آواز میں مگر چلاتے ہوئے کہا۔

وہ جو اپنی کتابیں اُٹھا رہی تھی پائیز کی آواز پر چونک گئی۔ مارے صدمے کے اس کے ہاتھ رُک گئے۔ لیکن جلد ہی خود پر قابو پاتی وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یوں کھڑے ہونے کی وجہ سے اُس کا نقاب اُتر گیا۔ پائیز کا دُکھ سوا ہوا یہ دیکھ کر کہ وہ اور کوئی نہیں بلکہ وہی لڑکی بقول پائیز کے وہی بلی تھی جسے وہ ڈھونڈ رہا تھا اور اب وہ ملی بھی تو کن حالات میں!!!

Mr Mind ur Language

مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔پتا نہیں گاڑی میں بیٹھ کر خود کو کیا سمجھنے لگ جاتے ہیں خود کو کہ دوسروں کی زندگی کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہتی آپ کے نزدیک۔بجائے اس کے کہ مجھ سے سوری کریں الٹا مجھے ہی باتیں سُنائی جا رہے ہیں۔'شارمین جب بولنے پر آئی تو بولتی ہی گئی۔

'آپ کہ وجہ سے مجھے لگی بھی ہے۔لیکن میں تو کچھ بھی نہیں کہہ رہی۔اللہ نے شکل کیا اچھی دے دی دماغ اور لہجہ اتنا ہی خراب دیا ہے۔'

'شارمین بس کرو۔'حمائل نے شارمین کو کھینچتے ہوئے کہا۔جبکہ پائیز گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس بلی کا یہ جنگلی روپ دیکھ رہا تھا جو صبح ڈری سہمی سی کونے میں بیٹھی تھی اور اب شیرنی کی دھاڑ رہی تھی۔

'کیا بس کروں، غلطی بھی اسی کی ہے اور مجھے فضول میں باتیں سُنا رہا ہے۔جاہل کو جا باندر۔'

شارمین غصّے سے کہتی واک آوٹ کر گئی۔حمائل بچاری بھی جلدی سے اس کے پیچھے

بھاگی۔ جبکہ پائیز کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا۔

کتنے آرام سے وہ لندن سے پڑھے ہوئے اور اپنی لُکس کی وجہ سے مشہور ہینڈ سم ترین لڑکے کو "جاہل کو جا باندر" کہہ گئی تھی۔ آج تک پائیز نے لڑکیوں سے اپنی تعریف ہی سُنی تھی لیکن شارمین وہ واحد لڑکی تھی جو نا صرف پائیز کو کھری کھری سنا گئی تھی بلکہ جاہل اور کو جا باندر جیسے عظیم خطابوں سے بھی نواز گئی تھی۔

Kitty Cat you'll pay for this

تصور میں شارمین سے مخاطب ہوتے پائیز گاڑی میں جا بیٹھا۔ غیر ارادی طور پر پائیز نے ایک بار خود کو بیک ویو مرر میں دیکھا۔

بھوری آنکھیں، خوبصورت بال اور اس پر گرومڈ اسٹبل بیرڈ

(Groomed Stubble Beard)

وہ کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکا سکتا تھا۔

'اچھی بھلی شکل ہے میری۔' پائیز نے سرگوشی میں خود سے کہا۔

'تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا مس۔۔۔۔۔ کیا نام تھا؟' پائیز نے سوچتے ہوئے کہا۔

'خیر جو بھی مس کیٹی کیٹ۔اب تمہاری خیر نہیں۔'

پائیزیہ کہتے ہوئے گاڑی زن سے بھاگا کر لے گیا۔

****

تانیہ اور عریش لاؤنج میں بیٹھے بلی کے بچوں کے نام سوچ رہے تھے۔ان سے تھوڑے فاصلے پر غزالہ بیگم،اسارہ اور مِنہا بیگم کو کل دیکھی جانے والی لڑکیوں کے بارے میں بتارہی تھیں جبکہ اقراء کی ساری توجہ عریش سے نخرے اُٹھوانے والی تانیہ پر تھی۔

'عیش۔۔۔کوئی پیارا سا نام بتائیں نہ۔یہ کیا عجیب عجیب سے نام بتا رہے ہیں۔'تانیہ نے منہ پُھولاتے ہوئے کہا تو عریش مسکرا اٹھا۔

'اچھا تو پھر ایسا کرتے ہیں لڑکے کا نام ٹام رکھ لیتے ہیں اور لڑکی کا نام بلز کیونکہ میری کوئین کو بلز اچھے لگتے ہیں۔'عریش نے ٹام کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے کہا تو تانیہ کھلکھلا اُٹھی۔

'اب یہ ٹھیک ہے۔آج سے یہ دونوں ہیں ٹام اور بلز۔میری پیاری شی بلز۔'تانیہ کہتے ہوئے بلز کو پیار کرنے لگی۔

'ویسے چچی آپ کو نہیں لگتا کہ اب عریش کی بھی شادی ہو جانی چاہیئے ؟'بظاہر تو اقراء مِنہا چچی سے مخاطب تھی لیکن سارا دھیان عریش اور تانیہ کے تصورات پر تھا جو اقراء کی بات سُنتے ہی بدلے تھے۔

تانیہ کے چہرے پر خوشی کی جگہ حیرانی نے لے لی جبکہ عریش کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

'ہاں۔میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔تم کیا کہتے ہو عریش۔'مِنہا چچی نے اقراء سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

'جب ہم تینوں کا ہر کام ساتھ ہوتا ہے تو شادی بھی ساتھ ہی ہو گی۔'وہ ٹام کے ساتھ کھیلتا ہوا بولا۔

'کیا ہوا تانی۔چُپ چُپ سی کیوں ہو گئی۔'اسارہ بیگم نے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔

'اس کا مطلب کہ عیش بھی دولہا بنیں گے نا؟'تانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'ظاہر سی بات ہے۔'اقراء نے مسکراہٹ ضبط کی۔

'ہرِررے ے ے---کتنا مزہ آئے گا۔عیش آپ بھی دولہا بنیں گے پائیز بھائی کے

ساتھ۔'تانیہ نے عریش کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے خوشی سے کہا۔

'مما جب عیش کے لیے لڑکی دیکھنے جائیں گے نا تو میں بھی ساتھ جاؤ گئی۔'

تانیہ نے پُرجوشی سے کہا تو اقراء اور باقی سب کا منہ کھلا رہ گیا۔ان کا خیال تھا کہ شاید وہ کوئی منفی ردِ عمل دکھائے،یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔

'لیکن تانیہ سوچ لو۔ایسا نہ ہو کہ شادی کے بعد عریش بدل جائے۔'مِنہا بیگم نے جیسے خبردار کیا۔

'میں ایسی بیوی ہی نہیں لاؤں گا جو میری کوئین کو اگنور کرے۔'عریش نے تانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

'بلکل۔میں بھی عیش کے لیے ایسی دُلہن ڈھونڈوں گی جو مجھ سے آپی کی طرح پیار کرے۔'تانی نے اپنا نادر خیال ظاہر کیا تو وہ ہنس پڑا۔

****

جب سے شارمین نے پائیز کو یونی میں دیکھا تھا تب سے وہ کلاس میں چھپی بیٹھی تھی۔
اللہ اللہ کر کہ آف ٹائم آیا تو وہ جلدی سے اپنے گروپ سے مل کر حمائل کے ساتھ یونی

سے نکل گئی لیکن بد قسمتی سے راستے میں پائیز کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔

شارمین کا معصوم سا دل ٹُٹ گیا تھا جب پائیز نے اسے باتیں سُنائیں تھی لیکن اندر کی دبنگ شارمین کو یہ گوارہ نہ ہوا اور اپنی گستاخی پر پائیز کو کھری کھری سنا دیں۔

'بلکل ٹھیک کہتی تھی ونیسہ۔ یہ ہے ہی کو جا باندر جاہل آدمی۔' شارمین نے مُنہ بسورتے ہوئے کہا۔

'تمہیں کیا ضرورت تھی اس سے منہ ماری کرنے کی۔' حمائل نے شارمین کے ساتھ وین میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

حمائل اور شارمین ایک ہی وین میں جاتی تھیں کیونکہ دونوں کا گھر ایک ہی گلی میں تھا۔

'تو کیا کرتی؟ چُپ چاپ اس کی باتیں سُن لیتی۔۔ جبکہ غلطی بھی اُسی جاہل کی تھی۔'

شارمین کو پھر سے غصّہ آنے لگا تھا۔

'اچھا چھار یلیکس ! جانے دو اس بات کو۔' حمائل نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

شارمین ایک نظر حمائل کو دیکھتے ہوئے وین سے باہر دیکھنے لگی۔

****

'اچھا فرزانہ یہ جو دونوں رشتے لائی تھی اِن کے نام وغیرہ بتا دو۔ میں نے شارمین کے ابو سے بات کی ہے وہ اِن کے بارے میں پتہ کروائیں گے۔' نسرین بیگم نے فرزانہ بیگم کے آگے چائے رکھتے ہوئے کہا۔

'ہمم ڈاکٹر کا نام خضر رحمان ہے جبکہ وہ بزنس مین والا ہے پائیز مجتبی۔' فرزانہ بیگم نے چائے کی چُسکی لیتے ہوئے کہا۔

'پائیز کے بارے میں تو کچھ خاص نہیں پتا کیوں کہ ابھی تک میں ملی نہیں ہوں اُس سے لیکن خضر تو ماشاءاللہ بہت ہی اچھا بچہ ہے۔ میں نے گود میں کھیلایا ہے۔ اس کے کردار کی میں ضمانت دیتی ہوں۔'

'ہاں تمہارا بھانجا ہے۔ اچھا ہی ہوگا۔' نسرین بیگم نے کہا۔

'ہاں تو پھر تم عابر بھائی سے بات کرو اور اپنے طور پر پتہ کروالو خضر کے بارے میں۔ CMH میں ہوتا ہے آجکل۔' فرزانہ بیگم نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا۔

'ہمم چلو صحیح۔ میں بات کرتی ہوں۔'

'اچھا نسرین میں چلتی ہوں ایک دو جگہ اور بھی جانا ہے۔ انشاءاللہ پھر آؤں گی۔ اللہ

حافظ۔'

'اللہ حافظ۔'نسرین بیگم اُنھیں دروازے تک چھوڑنے آئیں۔

جیسے ہی انھوں نے دروازہ کھُولا، سامنے سے شارمین آتی دِکھائی دی۔ فرزانہ بیگم کو دیکھتے ہی شارمین کے مُنہ پر جو بارہ بجے ہوئے تھے وہ سوا بارہ ہو گئے۔

'اسلام علیکم !'شارمین نے جان چھڑانے والے انداز میں سلام کیا۔

'وعلیکم اسلام۔ جیتی رہو۔اللہ نصیب اچھے کرے۔'فرزانہ بیگم نے مُنہ سر چومتے ہوئے دُعا دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'آمین۔ شارمین جاؤاور فریش ہو جاؤمیں بھی آتی ہوں۔'اسے مُنہ کھولتا دیکھ کر نسرین بیگم نے فوراً ٹوک دیا۔ جس پر وہ بُرے بُرے منہ بناتی اندر چلی گئی۔ شارمین کے اندر جاتے ہی فرزانہ بیگم بھی گلے ملتے ہوئے اپنی راہ کو چل دیں۔ نسرین بیگم خود کو آنے والے وقت کے لیے یایوں کہا جائے کہ اندر بیٹھی آفت کو سنبھالنے کے لیے ہمت جمع کرتی ہوئی آئیں۔

'مما یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیوں فرزانہ آنٹی کو میرے آزاد گھومنے سے بے چینی ہو

رہی ہے؟؟اور آپ کیوں ان کی باتوں میں آرہی ہیں۔میں آپ کو بتا رہی ہوں میں نے کوئی شادی وادی نہیں کرنی۔'

کچھ پائیز کی وجہ شارمین کا موڈ خراب تھا تو باقی کی کسر فرزانہ بیگم کو دیکھ کر پوری ہو گئی تھی کہ وہ بنا رُکے بولے جا رہی تھی۔نسرین بیگم نے بھی اُسے نہیں ٹوکا۔

'پتا نہیں کیا مسئلہ ہے ان لوگوں کو کیوں چین سے رہنے نہیں دیتے۔نہیں کرنی مجھے یہ شادی۔اس مصیبت کو گلے لگانے سے بہتر ہے میں دیوار سے سر مار لوں۔'

آخر میں شارمین رو پڑی۔نسرین بیگم نے اسے گلے لگایا۔

'مما پلیز مجھے آپ کو پاپا جانی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا پلیز آپ منع کر دیں۔'شارمین نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا۔

'میری جان یہ تو اللہ کا قانون ہے کہ ہر لڑکی کی شادی ہوتی ہے۔نکاح کرنا تو سُنت ہے۔تم نے وہ حدیث نہیں سُنی،جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جس نے نکاح کیا اُس نے اپنا آدھا ایمان مکمل کر لیا۔'نسرین بیگم نے شارمین کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو شارمین نے سر ہلا دیا۔

'دیکھو شارمین۔پہلے تم چھوٹی تھی اس بات کو نہیں سمجھ سکتی تھی لیکن اب تم بڑی لڑکی ہو۔ تمہیں خود پتا ہونا چاہیئے کہ ایسا کہنا گناہ کے دائرے میں آتا ہے۔جب ایک کام کا حکم اللہ کی طرف سے ہے تو ہم یا تم کون ہوتی ہو منکر ہونے والی ! تمہیں ہوا کیا ہے جو اس طرح بول رہی ہو۔'نسرین بیگم نے آخر میں سنجیدگی سے کہا تو شارمین کو فوراً احساس ہوا کہ وہ کیا بول گئی تھی۔

'ایم سوری مما۔وہ میں بہت پریشان ہو گئی تھی تبھی ایسے بول گئ۔'شارمین نے آہستہ سے کہا۔

'جو بھی ہو تمہارے رویہ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔میں نے تمہاری تربیت ایسی تو نہیں کی تھی۔کیوں تم شادی کی بات سے ایسے ریکٹ کرتی ہو۔'نسرین بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اب وہ کیا کہتی کہ اسے اس رشتے میں بندھنے سے خوف آتا تھا۔خوف آتا تھا خود کو کسی اجنبی کو سونپنے سے اور بقول ونیسہ کے وہ خود کو تو سنبھال نہیں سکتی اپنے میاں کو کیا سنبھالے گی۔

'میں کچھ پوچھ رہی ہوں شارمین۔'شارمین کو یوں خیالوں میں کھویا دیکھ کر نسرین بیگم

نے اُسے دوبارہ مخاطب کیا۔

مما۔۔شادی۔۔بہت بڑی ذمہ داری کا نام ہے۔ مما اگر میں یہ ذمہ داری اچھی سے نہ نبھا سکی تو؟'شارمین نے محتاط انداز میں کہا۔

'اور تمہیں کیسے پتا کہ تم نہیں نبھا سکتی؟'نسرین بیگم نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

شارمین نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا۔

'دیکھو شارمین۔جب ہم اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں نہ تو اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دعوا تو کوئی بھی نہیں کر سکتا کہ وہ یہ ذمے داری بخوبی نبھا سکتا ہے اور جو یہ فضول قسم کے خوف دل میں پالے ہوئے ہیں نہ اِنھیں نکال دو۔'سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں نسرین بیگم نے غصّے سے کہا تو شارمین کی آنکھیں کھولی رہ گئیں۔

'ک کیا مطلب مما۔ک کیسے خوف۔'شارمین کا رنگ اڑھ گیا یہ سوچ کر کہ نسرین بیگم کو اس کے نایاب خیالات کا اندازہ ہو چکا ہے۔

'میں ماں ہوں تمھاری۔پتا ہے تمھارا۔'نسرین بیگم نے گھورتے ہوئے کہا تو شارمین نے نظریں چُرا لیں۔

'آہہہ۔۔۔شارمین پتہ نہیں تمھارا کیا بنے گا۔اب جاؤ فرش ہو کر آؤ میں کھانا لگاتی ہوں فہد بھی آتا ہو گا۔'نسرین بیگم کہتے ہوئے کیچن میں چلی گئیں۔

شارمین بھی روہانسی شکل بنائے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

****

'آپی کیا لکھ رہی ہیں؟'مہر ماہ نے ونیسہ کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

'تمھاری شارمین آپی کے لیے لیٹر لکھ رہی تھی۔'ونیسہ نے لیٹر کو فولڈ کر کہ بُک میں رکھ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'لیٹر؟وہ کیوں؟؟'مہر ماہ نے اُلجھن بھرے انداز سے کہا۔

'اہووو۔۔چھوڑو اس بات کو اور یہ بتاؤ ہوم ورک کر لیا؟'

'اسی لیے تو آپ کے پاس آئی ہوں نہ۔۔دیکھیں یہ پروبلم سمجھ نہیں آ رہی زرا سمجھا دیں۔'مہر ماہ نے رجسٹر کھول کر ونیسہ کے آگے رکھا۔

'ہمممم۔۔۔اچھا آؤ میں سمجھا دوں۔'وہ مہر ماہ کو لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور اسے میتھس سمجھانے لگی۔

'اب سمجھ آئی۔'ونیسہ نے رجسٹر پر سوال حل کرتے ہوئے پوچھا۔

'جی جی آگئی۔اب میں ایک دفعہ پھر سے کروں گی تو یاد بھی ہو جائے گی۔'مہر ماہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

'چلو صحیح۔میں جا کر مما کے ساتھ لینچ کی تیاری کرتی ہوں۔'مہر ماہ کو پیار کرتے ہوئے وہ کیچن میں نورین بیگم کے پاس چلی آئی۔

'مما جان کیا بنا رہی ہیں۔'

'سوچ رہی ہوں بریانی بنالوں۔کیونکہ مہر ماہ بھی کہہ رہی تھی۔'نورین بیگم نے چاول دیکھتے ہوئے کہا۔

'چلیں پھر میں آپ کو پیوری بنا دیتی ہوں۔'ونیسہ نے کہتے ہوئے آستین چڑھائیں اور نورین بیگم کی مدد کرنے لگی۔

ابھی وہ پیوری بنا کر فارغ ہوئی تھی کہ بائیک کی آواز پر جلدی سے پانی میں گلوکوز ملا کر باہر لے گئی جہاں احمد زمان لاؤنج میں داخل ہو رہے تھے۔

'اسلام علیکم بابا جانی۔'ونیسہ نے آگے بڑھ کر پھلوں کا شاپر لیتے ہوئے کہا۔

'وعلیکم اسلام بیٹا۔' احمد زمان نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

'باباجانی پانی۔'

'ہم لیتا ہوں۔ آپ کی مما کہاں ہیں اور مہر ماہ؟' احمد زمان نے پانی پیتے ہوئے پوچھا۔

'مما تو کیچن میں ہیں اور مہر ماہ ہوم ورک کر۔۔'

'باباجانی اسلام علیکمم۔۔۔۔۔' ونیسہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مہر ماہ تقریباً چیختی ہوئی آئی اور احمد زمان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

'وعلیکم اسلام۔۔' احمد زمان نے مُسکراتے ہوئے مہر ماہ کا سر چوما۔

'باباجانی آپ کو پتہ ہے آج سکول میں۔۔۔۔' اور پھر مہر ماہ تھی اس کے نہ ختم ہونے والے قصّے۔ ونیسہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کیچن میں چلی گئی۔

'مما جان بابا آ گئے ہیں اور مہر ماہ نے ان کو گھیر لیا ہے۔' ونیسہ نے مسکراتے اطلاع دی اور نورین بیگم کو باہر بھیج کر خود کام کرنے لگی۔

'اسلام علیکم۔' نورین بیگم نے احمد زمان کو سلام کیا۔

'علیکم اسلام بیگم۔آپ کو احساس نہیں کہ شوہر بیچارہ تھکا ہارا گھر آیا ہے زرا پانی ہی پوچھ لوں۔'احمد زمان نے نورین بیگم کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

'کیوں میری بیٹی نے پانی دیا ہے نا آپ کو اور مہر ماہ آپ کی تھکاوٹ ڈور کرنے ہی بیٹھی ہے۔'پیار سے کہتے ہوئے آخر میں نورین بیگم نے مہر ماہ کی نان اسٹاپ باتیں کرنے پر چوٹ کی تو احمد زمان نے زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا۔

یہ کیا آپ ہر وقت میری معصوم بیٹی کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔'مہر ماہ کو دیکھتے ہوئے احمد زمان نے شرارت سے کہا۔

'جی جی۔ایک آپ معصوم اور ایک آپ کی بیٹی معصوم۔'نورین بیگم نے ہمیشہ سے کہا جانے والا جملہ ڈہرایا تو مہر ماہ اور احمد زمان سمیت کیچن سے نکلتی ونیسہ بھی ہنس پڑی۔

'اہوووو مما جان۔'ونیزہ نے ہنستے ہوئے نورین بیگم کو گلے لگایا۔

زمان ویلہ کے مکین آنے والے وقت سے بے خبر آج میں خوشحال جی رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

کمرے میں مکمل خاموشی تھی جس میں کمانڈو کی بارُعب آواز گونجی۔

'میشن کے مین پوائنٹس بتاؤ۔'

'سر کیو بک نے باہر بھی اپنی برانچیں کھول رکھی ہیں۔میں نے کیپٹل پر اانچ اور کیو بک کو اللہ کی مدد سے واصلِ جہنم کر دیا۔'کالی ہڈی والا ادب سے بولا۔

'اور باقی سب کو میں نے ٹریس کر لیا ہے۔کل تعداد 5 ہے۔جس میں سے 3 دوسرے ممالک میں ڈرگ سپلائی کرتے ہیں۔ان کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں۔کیپٹل اور بار دونوں پاکستان کی ڈیکنگ کرتے تھے۔کیپٹل چونکہ باہر ہی ہوتی تھی اسی لیے وہ ختم کر دی گئی۔'نیلی ہڈی والے نے بات کو آگے بڑھایا۔

'کیپٹل صرف ڈرگز کی ڈیکنگ کرتی تھی لیکن بار لڑکیوں کی سمگلنگ بھی کرتی ہے۔ اکثر لڑکیوں کو کالج یونیورسٹی کے آف ٹائم میں پکڑا جاتا ہے۔'سبز ہڈی والے نے اضافہ کیا۔

'ابھی جو ریڈ کی تھی اس میں کون سی گینگ انوالو تھی۔'کمانڈو نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'بار 2 سر۔وہ بار کی ہی ایک برانچ تھی۔بار نے ہر صوبے میں ایک ایک برانچ کھول

رکھی ہے۔سندھ میں بار 2،پنجاب میں بار 3اور بلوچستان میں بار 4۔کے پی والی برانچ ہیڈ کوارٹر ہے۔'کالی ہڈی والا بولا۔

'ہمم۔۔۔اور باقی کی برانچوں کا کیا بنے گا۔ہیڈ کوارٹر کا کام کہاں تک پہنچاسنا ئپر؟' کمانڈو نے نیلی ہڈی والے سے پوچھا۔

'سرا گر اللہ کا حکم ہوا تو بار 3اور 4انشاءاللہ اگلے مہینے میں واصلِ جہنم ہو جائیں گی اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں انفارمیشن نکال رہے ہیں۔انشاءاللہ جلد ہی اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔'سنا ئپر نے ادب سے کہا۔

'ٹھیک ہے۔سکار تم ویمن یونیورسٹی والے میشن کو لیڈ کرو گے۔'کمانڈو نے بظاہر تو سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی تھی۔

'اففففففف۔۔۔سر پلیز۔۔۔۔یہ نہیں۔'کالی ہڈی والے یعنی سکار نے بیزار سے لہجے میں کہا تو سنا ئپر نے قہقہ لگایا جو سکار کی گھوری پر دم توڑ گیا۔

'بے فکر رہو سنیک-آئز بھی تمھاری مدد کرے گا۔'کمانڈو نے مطمئن نظر آتے سبز ہڈی والے سنیک-آئز کا اطمینان خاک میں ملاتے ہوئے کہا تو سکار کے چہرے پر

مسکراہٹ چھا گئی جبکہ سنیک-آئز تڑپ اٹھا۔

'کیاااااا۔۔۔ سر آپ بہت غلط کر رہے ہیں۔ پلیز ایسا نہ کریں۔' سنیک-آئز نے روہانسے لہجے میں کہا تو سب ہنس پڑے۔

'تم نے میڈیکل یونیورسٹی جانا ہے ٹیچر بن کر۔' سنا ئپر نے سنیک-آئز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلّی دیتے ہوئے کہا تو سنیک-آئز نے بے ساختہ شکر کا کلمہ پڑھا۔

'یہ تم سب لڑکیوں سے اتنا خوفزدہ کیوں ہو۔' کمانڈو نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

'سر آج میں نے پائیز مجتبیٰ کو دیکھا تھا یونیورسٹی میں۔ بچارے کا بہت بُرا حال تھا۔' سنیک-آئز نے ہنستے ہوئے کہا۔

'تم کیا کر رہے تھے وہاں۔' سکار کے ماتھے پر بل آئے۔

'بس ویسے ہی اس پر نظر رکھ رہا تھا۔' سنیک-آئز نے کندھے اچکائے۔

'کیوں کوئی غلط کام کر رہا ہے کیا۔' کمانڈو نے پوچھا۔

'لگتا تو ہے۔' سنیک-آئز نے سکار کو دیکھتے ہوئے کہا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

'چلو نظر رکھو اُس پر۔'

'جی سر۔'سنیک-آئز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

کمانڈو بھی اپنی کرسی سے اٹھے۔باقی تینوں نے انھیں سلیوٹ کیا۔کمانڈو نے سر کے اشارے سے جواب دیا اور کمرے سے چلے گئے۔

****

'تانی میری جان اِدھر آؤ۔'غزالہ بیگم نے ببلز کے ساتھ کھیلتی تانیہ کو بُلایا۔

'جی ممی۔'تانیہ نے ببلز کو ٹام کے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا۔

'مجھے پتا ہی نہیں چلا کب میری بیٹی اتنی بڑی ہوگئی کہ اس کی شادی کا وقت آگیا۔'غزالہ بیگم نے نم مسکراہٹ سے کہا۔جبکہ شادی والی بات پر تانیہ کے چہرے سے مسکان غائب ہوئی تھی۔

'دیکھو تانی۔ابھی شادی نہیں ہوگی۔جسٹ نکاح ہوگا اور شادی آپ کی مرضی سے ہوگی۔'اقراء نے تانی کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دی۔

'لیکن ممی۔یہ سب۔۔۔۔۔بہت جلدی نہیں۔'تانیہ نے رُک رُک کر آہستہ سے کہا۔

'نہیں میری جان کوئی جلدی نہیں ہے۔یہی تو عمر ہوتی ہے۔آپ کی نانو کی بھی اسی ایج

میں شادی ہوئی تھی۔'غزالہ بیگم کے اندر کی روایتی ماں کو جاگنے میں لمحہ نہ لگا۔

'دیکھو اقراء کا نکاح بھی تو جلدی ہوا تھا۔'غزالہ بیگم نے اقراء کو بھی گھسیٹ لیا۔

'ہاں نہ میں تو کالج میں تھی جب میرا نکاح ہوا تھا اور اِدھر میری یونی کمپلیٹ ہوئی اُدھر میری شادی ہو گئی۔'اقراء نے مصنوعی بے چارگی سے کہا تو ثانیہ مسکرا اٹھی۔

'ٹھیک ہے ممی۔ جیسا آپ کو مناسب لگے۔'ثانیہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

'ماشاءاللہ شہزادی بیٹی ہے میری۔'غزالہ بیگم نے نہال ہوتے ہوئے ثانیہ کا منہ سر چوما۔

'ویسے پوچھو گی نہیں اپنے ہونے والے "اُن" کے بارے میں۔'اب قدرت نے موقع دیا تھا تو اقراء نے اس موقعے کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔

'ووو۔۔وہ ببلز اور ٹام کے ڈنر کا ٹائم ہو گیا ہے تو میں۔۔۔'ثانیہ بات آدھی ہی چھوڑ کر بھاگ گئی۔ جس پر اقراء اور غزالہ بیگم ہنس پڑیں۔

'چلیں جی۔ دُلہن بھی راضی اور دُلہا بھی۔اب قاضی کا انتظام کرتے ہیں۔'اقراء کے گرم جوشی کے مظاہرے پر غزالہ بیگم کسی سوچ میں پر گئیں۔

'میرا تو ارادہ تھا کہ پہلے پائیز۔۔۔'

'اوہووومی۔ یہ تو نصیب کی بات ہے۔ابھی تانیہ کا کر دیتے ہیں۔جب اللہ کا حکم ہوا تو پائیز کا بھی ہو جائے گا۔'اقراء نے غزالہ بیگم کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

'ہاں یہ بھی ہے۔چلو میں بات کرتی ہوں سب سے پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔'

'ویسے ممی آپ کو نہیں لگتا کہ وہ لاسٹ والی لڑکی، کیا نام تھا اس کا۔۔۔'اقراء سوچ میں پڑ گئی۔

'اسلام علیکم!'

سلام کی آواز پر غزالہ بیگم اور اقراء اندر آتی فرزانہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئیں۔

'وعلیکم اسلام۔کیسی ہو فرزانہ؟'غزالہ بیگم نے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔

'میں بلکل ٹھیک۔تم سناؤ اور اقراء تم کیسی ہو۔'فرزانہ بیگم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

'بس اللہ کا کرم ہے۔آج یہاں کا راستہ کیسے بھول گئیں۔'غزالہ بیگم نے لطیف سا طنز کیا۔

'ارے بہن آج کل اپنے بھتیجے کے لیے بھی لڑکی دیکھ رہی ہوں بس اسی لیے ٹائم نہیں

ملتا۔لیکن آج تھوڑا وقت نکلا ہے کیونکہ تم سے بات کرنی تھی۔'

فرزانہ بیگم نے دوپٹہ سر سے اتار کر گلے میں ڈال لیا۔اتنی دیر میں اقراء کولڈ رنک لے آئی۔

'خوش رہو اللہ پیارے پیارے بچے دے۔'فرزانہ بیگم نے گلاس لیتے ہوئے دُعا دی جس پر غزالہ بیگم نے دھیمے سے آمین کہا۔

'تمہیں کوئی بات کرنی تھی؟'غزالہ بیگم نے کولڈ رنک پیتی فرزانہ بیگم سے پوچھا۔

'ہاں۔وہ میں پوچھ رہی تھی کہ جو لڑکیاں دیکھی ہیں ان میں سے کوئی اچھی لگی کہ نہیں؟'

'ہاں ہم بھی ابھی یہی بات کر رہے تھے۔ہمیں وہ لاسٹ والی اچھی لگی ہے۔میں اسمارہ اور مِنہا کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔'غزالہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو فرزانہ بیگم نے مصنوعی منہ پُھولا لیا۔

'لو جی۔شارمین کو تو میں اپنے خضر کے لیے مانگنے لگی تھی پر کوئی بات نہیں میں بات کرتی ہوں نسرین سے۔دیکھتے ہیں وہ کیا کہتی ہے۔'فرزانہ بیگم نے گلاس رکھتے ہوئے

کہا۔

'چلو جی، میں تو چلی۔ صبح 10 کی نکلی ہوں اب 3 ہو رہے ہیں۔ انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی۔' فرزانہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں۔

'اللہ حافظ۔' غزالہ بیگم گلے ملیں۔

'اللہ حافظ بہن۔ اللہ حافظ اقراء۔' فرزانہ بیگم مل کر چلی گئیں۔

'ویسے ممی فرزانہ جس اسپیڈ سے آئیں تھی اسی اسپیڈ سے چلی بھی گئیں۔' اقراء نے ہنستے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چلو بیٹا اب آپ لنچ کی تیاری کر لو کیونکہ آج لنچ سب ساتھ کریں گے۔'

'او کے ممی۔ ویسے آج کیا بناؤں؟' اقراء نے الجھن بھرے لہجے میں پوچھا۔

'ہمم۔۔۔ایسا کرو قورمہ بنالو اور ساتھ۔۔۔' غزالہ بیگم نے اندر آتے پائیز کو دیکھ کر بات ادھوری ہی چھوڑ دی۔ وجہ پائیز کا سُرخ پڑتا چہرہ تھا جو کہ اس کے ضبط کا گواہ تھا۔

پائیز بنا کہیں دیکھے سیدھے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

'اسے کیا ہوا؟ صبح تک تو ٹھیک تھا۔'اقراء نے تشویش کا اظہار کیا۔

'پتا نہیں کیا ہوا ہے۔میں جا کر دیکھتی ہوں۔'غزالہ بیگم کہتے ہوئے پائیز کے کمرے کی جانب چل دیں۔

غزالہ بیگم نے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔

اندر سے آتی پائیز کی آواز پر وہ کمرے میں داخل ہوئیں۔سامنے پائیز بیڈ کے کنارے پر دونوں بازو ٹانگوں پر رکھے آگے کی طرف جھک کر بیٹھا ہوا تھا۔آہٹ کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا تو غزالہ بیگم مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'کیا ہوا؟میرے پرنس چارمنگ کا موڈ کیوں خراب ہے؟'غزالہ بیگم نے پائیز کے بالوں کو ہاتھ سے سنوارتے ہوئے پوچھا۔

'کچھ نہیں ممی۔بس آج ویمن یونیورسٹی گیا تھا۔'پائیز نے نیچے بیٹھ کر اپنا سر غزالہ بیگم کی گود میں رکھ لیا۔

'کس لیے؟'

'وہ ممی آپ کو بتایا تھا نہ کہ ڈونیشن کے لیے یونی وزیٹ کرنی تھی۔بس اسی سلسلے میں

گیا تھا۔'پائیز نے اسی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے بتایا۔

'اور لڑکیوں نے میرے پرنس چارمنگ کا موڈ خراب کر دیا۔'غزالہ بیگم نے باقی کی بات مکمل کی تو پائیز نے ٹھنڈی آہ بھری۔

'لڑکیوں نے نہیں ممی اس کیٹی کیٹ نے۔'پائیز بڑبڑایا۔

'کیا کہا؟؟'

'کچھ نہیں ممی۔یہ بتائیں تانی سے بات کر لی آپ نے؟'پائیز نے بات بدل دی۔

'ہاں میں نے بات کر لی ہے۔اسے کوئی اعتراض نہیں۔'غزالہ بیگم کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔

'اور لڑکے کے بارے میں کچھ بتایا۔'پائیز پوچھتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

'نہیں تانی تو ہاں کرتے ہی بھاگ گئی تھی۔'غزالہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا تو پائیز بھی مسکرا اٹھا۔

'چلیں میں خود پوچھ لوں گا۔ممی لنچ میں کیا بنے گا۔آئی ایم ہنگری۔

)(I am hungry

'آج قورمہ بنے گا۔اب میں جاتی ہو اقراء اکیلی ہے۔فریش ہو جاؤ جلدی سے۔'غزالہ بیگم پائیز کو پیار کرتے ہوئے چلی گئیں۔

ان کے جانے کے بعد پائیز اٹھا اور الماری سے کپڑے لے کر واشروم چلا گیا۔

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین